Reg. No. L. 5256

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم ۔ شنبہ ★ ۲۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۹/۴۴ | ۲۰ ہجرت ۱۳۳۴ ہش ★ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۲۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے نام حضور ایدہ اللہ کا تار

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ خاکسار مرزا بشیر احمد کے نام ۱۹ مئی کو پونے آٹھ بجے شام کو تار ارسال فرماتے ہیں کہ :۔

"بجلی کے آلہ کے ذریعہ دماغ کا فوٹو لیا گیا ہے پروفیسر ڈاکٹر روڈ نبیر ۲۰ مئی کو نتیجہ دیکھکر علاج کے متعلق مشورہ دیں گے ۔ جماعت کو درد دل کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں ——— خلیفۃ المسیح"

احباب کرام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کے علاج کو اپنے فضل و کرم سے کامیاب فرمائے اور حضور کو جلد شفایاب کر کے خیریت اور بامرادی کے ساتھ واپس لائے۔ علاج کا اصل وقت اب شروع ہو رہا ہے ۔ لہذا اس وقت زیادہ توجہ اور دلی درد و سوز کے ساتھ دعاؤں کی ضرورت ہے فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۹ مئی سنہ ۱۹۵۵ء

مسٹر نہرو سے میری جو بات چیت ہوئی ہے میں اس کی رفتار سے مطمئن ہوں

نئی دہلی سے کراچی واپس پہنچنے پر وزیر اعظم مسٹر محمد علی کا بیان

کراچی ۱۹ مئی وزیر اعظم جناب محمد علی نئی دہلی کے پانچ روزہ دورہ کے بعد کل رات کراچی واپس پہنچ گئے ۔ ہوائی اڈے پر انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ مسٹر نہرو سے جو بات چیت ہوئی ہے میں اس کی رفتار سے مطمئن ہوں انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر کے متعلق اس مرتبہ جو باہم تبادلہ خیالات ہوا اس میں ۱۹۵۳ء کی بات چیت کے مقابلے میں ضرور کچھ نہ کچھ ترقی ہوئی ہے ویسے نتائج کے بارے میں سردست کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ کیونکہ گفت و شنید کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا ہے اس مسئلے پر ابھی مزید بات چیت ہوگی ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ مزید بات چیت کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے ۔ وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا اور دوسرے رفقاء بھی آپ کے ہمراہ واپس کراچی پہنچ گئے ہیں اس سے قبل نئی دہلی سے روانہ ہوتے وقت مسٹر محمد علی نے اخبار نویسوں کے متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا مجھے خوشی ہے کہ جو بات چیت ہوئی ہے وہ اطمینان بخش طریقے پر ہوئی ہے ۔ اب دونوں ایک دوسرے کا نقطہ نظر جاننے لگ گئے ہیں ۔ انہوں نے مزید کہا میں مایوس ہو کر نہیں جا رہا ہوں ۔ دونوں طرف یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ مسئلہ حل ہو جائے ایک سوال کے جواب میں مسٹر محمد علی نے بتایا کہ اس سلسلے میں کچھ نئے طریقے بھی معلوم کئے گئے ہیں انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ نئی باتیں کس کی طرف سے پیش کی گئی ہیں ۔ مزید کہا بہرحال اس مسئلے کو حل کرتے وقت ریاست کے عوام کی خواہشات کا خیال رکھنا ہوگا

★ سائیگاؤں ۱۹ مئی معلوم ہے کہ جنوبی ویٹ نام کی فوج کے دو افسروں کو دہشت پسندوں نے مار کر ہلاک کر دیا ۔ اور دو کو شدید زخمی کر دیا ۔

شہزادہ مساعد آج سعودی عرب واپس جا رہے ہیں

آپ وہاں شاہ سعود کو کشیدگی دور کرانے کے بارے میں اپنی مساعی سے مطلع کریں گے

کراچی ۱۹ مئی ۔ شہزادہ مساعد جو افغانستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی دور کرانے کے سلسلے میں یہاں آئے ہوئے تھے آج سعودی عرب واپس جا رہے ہیں آپ وہاں شاہ سعود کو اپنی کوششوں کے بارے میں رپورٹ پیش کریں گے ۔ روانگی سے قبل آپ وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ملاقات کریں گے ۔ کل دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے پاکستان کے اس مطالبے کو پھر دہرایا کہ کشیدگی دور کرنے کے بارے میں صرف پاکستانی سفارت خانے پر حملے کے متعلق بات چیت کی جائے ——— ترجمان نے کہا خود افغانستان اس بات کو تسلیم کر چکا ہے ۔ اس سلسلے میں یہ امر بالکل واضح ہے کہ پاکستانی سفارتخانے پر حملے اور پاکستانی پرچم کی توہین کی تلافی بین الاقوامی قانون کے تحت کرنی چاہیئے ۔

امریکہ روس کو خوش کرنے کی پالیسی پر عمل نہیں کرے گا

واشنگٹن ۱۹ مئی ۔ صدر آئزن ہاور نے کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ چار بڑی طاقتوں کے سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس میں میں روس کو خوش کرنے کی کوشش نہیں کروں گا انہوں نے کہا مجھے یقین نہیں آتا کہ امریکی قوم مجھے اتنا سادہ خیال کرتی ہے کہ میں کسی ایسے جال میں پھنس جاؤں گا ۔ انہوں نے مزید کہا ہماری طاقت آج جتنی زیادہ ہے ۔ اتنی پہلے کبھی نہیں تھی ۔ اس ضمن میں انہوں نے معاہدہ شمالی اوقیانوس میں مغربی جرمنی کی شمولیت اور آسٹریا کے صلحنامے کا ذکر کیا ۔ جب ایک اخبار نویس نے ان کی توجہ اس طرح مبذول کرائی کہ صلحنامہ آسٹریا پر روس کی رضامندی سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ روس یورپ میں غیر جانبدار ملکوں کا سلسلہ قائم کرنا چاہتا ہے ۔ تو صدر آئزن ہاور نے کہا ۔ آسٹریا کی غیر جانبداری کا یہ مطلب نہیں ہے ۔ کہ اسے غیر مسلح بھی کر دیا جائے گا ۔

مشرقی پاکستان سے پٹ سن کی مزید برآمد

کراچی ۱۹ مئی ۔ اس ماہ کے پہلے پندرھواڑہ میں مشرقی بنگال سے پٹ سن کی ۸۵۵۶۳ گانٹھیں برآمد کی گئیں ۔ سب سے زیادہ پٹ سن ہندوستان نے خریدا اور دوسرے نمبر پر امریکہ رہا ہندوستان نے ۲۹ ہزار اور امریکہ نے دس ہزار گانٹھیں خریدیں ۔ دوسرے بڑے بڑے خریداروں میں جرمنی برطانیہ فرانس اور اٹلی شامل تھے ۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ مئی ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے ۔ آہستہ آہستہ افاقہ ہو رہا ہے ۔ کمزوری بہت ہے احباب حضرت میاں صاحب کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

ربوہ ۱۹ مئی ۔ مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے قرآن مجید کا درس التزام کے ساتھ جاری ہے ۔ اس سلسلے میں کل تک مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے سورہ القصص سے سورہ الاحقاف تک درس مکمل کر لیا ۔ آج سے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس درس شروع کریں گے اور سورۃ الناس تک درس دیں گے ۔ مقامی احباب کو چاہیئے کہ آخری عشرہ کے بابرکت ایام کے پیش نظر درس میں اور بھی زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی کوشش کریں ۔

روس اور یوگوسلاویہ کے تعلقات

ماسکو ۱۹ مئی ۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری نے کہا ہے کہ یوگوسلاویہ اور روس کے تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے فضا سازگار ہے دونوں ملک باہمی گفت و شنید کے بعد مستحکم تعلقات قائم کر سکتے ہیں

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۵۵ء

تعدد ازدواج

"کراچی ۱۱ اپریل۔ بھوپال کی شاہزادی عابدہ سلطانہ نے جو مجلس اقوام متحدہ کے سامنے اسلام کے دیتے ہوئے حقوق نسواں پر تقریر کرکے مجلس مذکور سے داد حاصل کر چکی ہیں آج اپنے اخباری بیان میں کہا کہ ملک میں تعدد ازدواج کے خلاف جو ایجی ٹیشن شروع ہوا ہے ضرورت ہے کہ اس میں حقیقت پسندانہ توازن قائم رکھا جائے۔ اس میں گنجائش کسی شبہ کی نہیں کہ اسلام نے مرد کو ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے۔ اور قرآن و سنت نبوی نے اس پر کوئی قید عائد نہیں کی ہے، کہ ایک مرد کب اور کن حالات میں ایک سے زائد بیویاں رکھے۔ البتہ جو بات اس بارہ میں واضح کی گئی ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ متعدد بیویوں کے درمیان مساوی سلوک رکھا جائے۔۔۔۔ مغرب میں گو تعدد ازدواج پر پابندیاں عائد ہیں۔ لیکن فطرت بشری نے وہاں بھی اپنے لئے نئے راستے تلاش کر لئے ہیں۔ اور ان کے باعث حل نہ ہونے والے معاشرتی و نفسیاتی عقدے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ناجائز بچوں اور بے سہارا عورتوں کی ایک نیم انسانی مخلوق نے جنم لیا ہے۔ جس کی جانب مرد اپنی کوئی ذمہ داری محسوس نہیں کرتے"۔

ان روشن خیال شاہزادی صاحبہ نے تو یہ بیان دے کر "روشن خیالی کا نام ہی ڈبو دیا اور اپنا بھی نام رجعت پسندوں کی صف میں لکھوا لیا۔۔۔ کیا وہ چاہتی ہیں کہ احتجاجی مظاہرے جو وزیراعظم کی کوٹھی کے سامنے ہوا کرتے تھے۔ وہ اب ان کی کوٹھی کے آگے ہونے لگیں؟ اور ملامت کے دونوں کا رخ اب ان کی طرف پھر جائے؟ آخر اب یہ پیچھے کیوں پڑ گئی ہو؟"

(صدق جدید ۶ مئی ۱۹۵۵ء)

مندرجہ بالا نوٹ صدق جدید لکھنؤ کی ۶ مئی کی اشاعت سے نقل کیا گیا ہے۔ شہزادی عابدہ سلطانہ نے دوسری شادی کے متعلق اسلامی تعلیم کا موقف نہایت صاف صاف لفظوں میں بیان کر دیا ہے

افسوس ہے کہ بعض اسلامی ممالک میں کوشش کی جا رہی ہے کہ "ایک شادی" کا قانون بنا دیا جائے۔ پاکستان میں بھی یہ تحریک بعض خواتین نے شروع کر رکھی ہے

ایک شادی کا اصول موجودہ عیسائیت سے لیا گیا ہے۔ اور اس کی بنیاد حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض مبینہ اقوال پر رکھی گئی ہے۔ جن کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ واقعی حضرت مسیح علیہ السلام کے اقوال ہیں۔ کیونکہ موجودہ اناجیل تحریف و تبدل کے اشتباہ سے بالا نہیں ہیں۔ ہم نے جہاں تک کھوج لگایا ہے۔ عیسائیت میں یہ خیال رومن بت پرست فلاسفہ سے آیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یورپین ممالک میں ایک شادی کا قانون رائج ہے۔ اور اب جب سے یورپ نے مادی ترقی کی ہے۔ اور اس وجہ سے اقوام عالم پر اس کا مادی غلبہ ہوا ہے۔ ایشیائی اور دوسرے ممالک جو مادی ترقی میں واقعی پسماندہ ہیں۔ اور اس طرح ان میں احساس کمتری پیدا ہو گیا ہے۔ یورپ کی ہر چیز کو بہتر خیال کرنے لگے ہیں۔

دوسری کئی باتوں کی طرح حقیقت یہ ہے کہ "دوسری شادی" کے خلاف احتجاج کی بعض ٹھوس وجوہات بھی ہیں۔ اور مسلمان خواتین جو یہ آواز اٹھا رہی ہیں۔ ان وجوہات سے بھی ضرور متاثر ہوئی ہیں۔ جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کئی بار عرض کیا ہے۔ ان وجوہات میں سے سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اور دوسری شادی کو محض ایک جذباتی چیز بنا لیا ہے۔ اور یہ خیال نہیں رکھا جاتا کہ دوسری شادی کے ساتھ جو فرائض بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی نگہداشت بھی ضروری ہے۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ دوسری شادی کر لی جاتی ہے۔ اور پہلی بیوی کو یا تو معلق چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور یا کئی وجوہات کی بناء پر اس کی طرف ویسا التفات نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ نئی بیوی کی طرف۔ ظاہر ہے کہ جب ایسی مثالیں کسی سوسائٹی میں بڑھ جائیں گی۔ تو دلوں میں خواہ مخواہ ان کے خلاف تلخیاں پرورش پانے لگتی ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ اسلامی ممالک میں تو ایک شادی کی تحریک چل رہی ہے۔ مگر دوسری طرف یورپ میں تعدد ازدواج کے رجحانات پیدا ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ گئی ہے۔ اور بہت سی عورتوں کو خاوند نہیں مل رہے۔ جس کی وجہ سے ملک میں آزاد زندگی کی رو چل چکی ہے۔ جو یورپ کے اخلاق پر بہت بری طرح اثر انداز ہو رہی ہے۔ اس لئے دانشمندان یورپ تعدد ازدواج کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔

مغرب و مشرق کی ان متضاد تحریکوں سے جو بات واضح ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ دونوں کے مابین اعتدال کا ایک راستہ ہے۔ یہی اعتدال کا راستہ ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور اس نے برابر سلوک کی شرط لگا کر نہ صرف اعتدال کی ہدایت کی ہے بلکہ طریق کار بھی متعین کر دیا ہے۔ اگر اسلام کے اس اصول پر سختی سے عمل کیا جائے۔ تو مشرق و مغرب کے معاشرہ میں جو متضاد تلخیاں پیدا ہو رہی ہیں دور ہو سکتی ہیں:

۔۔۔ گردوں کے خزائن

از مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی

نہ جانے کیا کیا دیوانگی نے
کر لیں بڑھ کر بلائیں آگہی نے

خودی نے راستے میں جان دیدی
ہمیں منزل دکھائی بیخودی نے

رخ محمود ایدہ اللہ کو روشن کیا ہے
دل محمود ایدہ اللہ کی پاکیزگی نے۔

جلال مرد مومن اللہ اللہ!
دھڑکتے ہیں شہنشاہوں کے سینے

بڑی باریک ہیں تقوے کی راہیں
بڑے پرپیچ ہیں جنت کے زینے

مصائب ہیں کہ گردوں کے خزائن
حوادث ہیں کہ رحمت کے دفینے

دلوں سے کھیلنے والو بتاؤ
اگر یہ ٹوٹ جائیں آبگینے؟

کبھی راحت کبھی حیرت کبھی غم
ہزاروں رنگ بدلے عاشقی نے

خدائی تو خدائی ہے مبشر
نہ سمجھا آدمی کو آدمی نے

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ قائمقام وکیل التبشیر کے والد محترم مکرم چوہدری شیر محمد صاحب اپنے گاؤں واقعہ چک نمبر ۳۳ جنوبی ضلع سرگودہا میں بیمار ہیں۔ اور ان دنوں طبیعت کچھ زیادہ علیل ہے۔ احباب رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے ان انتہائی بابرکت ایام میں آپ کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں:

(۲) میری لڑکی جمیلہ شمس نے اس سال ایف اے کا امتحان دیا تھا۔ اور میرے لڑکے عزیز صلاح الدین شمس ایم بی بی ایس فسٹ ایر کا عنقریب امتحان دینے والے ہیں۔ اسی طرح عزیزم ملک نسیم احمد صاحب ایل ایل بی کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان سب کی ۴۴ کامیابی کے لئے دوستوں سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ جلال الدین شمس

خطبہ عید الفطر

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی عید کی خوشی میں شریک کرنے کی کوشش کرو۔

جماعت احمدیہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشی کو اپنی خوشی پر مقدّم رکھے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید الفطر فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۴۵ء بمقام ڈلہوزی عید الفطر کی مناسبت سے دوبارہ احباب کے استفادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے:۔

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسانی زندگی کے ہر فعل کے مختلف نظریے

ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی فعل کو مختلف نظریوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ کسی نظریے سے وہ فعل خوشی کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور کسی نظریے سے وہ فعل رنج کا موجب ہو جاتا ہے۔ موت ہو حیات ہو کامیابی ہو ناکامی ہو، یہ سب کے سب امور ایسے ہیں کہ خواہ وہ دنیا میں بہترین خوشیوں کے نمونے سمجھے جاتے ہوں۔ اور خواہ وہ دنیا میں رنج والم کے نمونے سمجھے جاتے ہوں۔ انسان ان کے متعلق محسوس کر سکتا ہے۔ اور محسوس کروا سکتا ہے۔ ایک واقعہ مشہور ہے۔ کہ بنو عباس کے زمانہ میں ایک بزرگ کو بادشاہ کی طرف سے حکم ملا۔ کہ آپ کو تمام

حکومت اسلامی کا قاضی القضاۃ

مقرر کیا جاتا ہے۔ اسلامی حکومت کا یہ عہدہ انگریزی حکومت کے لحاظ سے لارڈ چانسلر کے برابر ہے۔ اور لارڈ چانسلر کا عہدہ اس قسم کا ہے۔ کہ بعض لحاظ سے اسے وزارتِ عظمےٰ سے بھی زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ پرائم منسٹر خواہ بیس سال تک کام کرے۔ اس عہدہ سے علیحدہ ہونے پر اسکے لئے کوئی پنشن مقرر نہیں ہے۔ لیکن لارڈ چانسلر خواہ تھوڑا عرصہ کام کرے۔ اسے اس عہدہ سے علیحدہ ہونے پر پانچ ہزار پونڈ سالانہ پنشن دی جاتی ہے۔ جب اس بزرگ کو قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ تو ان کے چند دوست انہیں مبارکباد دینے کے لئے گئے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے دوست کو بہت بڑا عہدہ دیا گیا ہے۔ ساری جوڈیشری ان کے ماتحت کر دی گئی ہے۔ اور ساری حکومت اسلامیہ کے آپ قاضی القضاۃ مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لئے ان کے نقطۂ نگاہ سے یہ

بڑی خوشی کی بات

تھی۔ وہ اپنے دوست پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہم آپ کی خوشی میں شریک ہیں۔ ان کو مبارکباد دینے کے لئے گئے جب وہاں پہنچے۔ تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ اور سخت گھبراہٹ کے آثار ان کے چہرہ پر نمایاں ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ آپ کیوں رو رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی بتایا کہ ہم تو اس خوشی کی خبر پر مبارکباد عرض کرنے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ آپ کو یہ بات خوشی کا باعث معلوم ہوتی ہے۔ اور آپ اسے مبارکباد کے قابل سمجھتے ہیں۔ مگر مجھے یہ

بہت بڑی مصیبت

نظر آتی ہے۔ کیونکہ مجھے سارے عالمِ اسلامی کے فیصلے کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے فرض کرو میرے پاس دو شخص جھگڑا لے کر آتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اس شخص نے مجھ سے روپیہ لیا تھا۔ لیکن اب واپس نہیں کرتا۔ دوسرا شخص کہتا ہے کہ میں نے اس سے روپیہ لیا ہی نہیں۔ اور ہر ایک ان میں سے ثبوت پیش کرتا ہے۔ اب ان دونوں کو معلوم ہے۔ کہ حقیقت کیا ہے۔ جو کہتا ہے کہ میں نے اسے روپیہ دیا ہے وہ جانتا ہے کہ اس نے دیا ہے یا نہیں۔ اور جو کہتا ہے کہ میں نے لیا ہی نہیں، وہ بھی جانتا ہے کہ اس نے لیا ہے یا نہیں؟ مگر مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں کہ کون حق پر ہے۔ اور کون ناحق پر۔ گویا

دو بیناؤں کی راہنمائی کے لئے ایک نابینا

شخص مقرر کر دیا گیا ہے۔ ایسے جھگڑے ہر روز میرے سامنے پیش ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ میں غلط فیصلہ کر دوں۔ اور ان غلط فیصلوں کی اللہ تعالیٰ کے حضور مجھ سے جواب طلبی ہو۔ پس مجھ سے بڑھ کر اور کون قابلِ رحم ہوگا۔ اسی نقطۂ نگاہ کے ماتحت

حضرت امام ابو حنیفہؒ

نے قاضی کا عہدہ جو حکومت کی طرف سے پیش کیا گیا تھا لینے سے انکار کر دیا حکومت ان کے انکار کی وجہ سے سخت ناراض ہوئی۔ حتّٰے کہ ان کو سزا بھی دی گئی لیکن انہوں نے کہا کہ اس عہدہ کی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ اور میں اپنے آپ کو اس عہدہ کے قابل نہیں پاتا۔ یہی وہ عہدے ہیں جن کے لئے لوگ بے انتہا کوششیں کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

دنیوی اعزاز کے خواہاں

ہوتے۔ ایسے عہدوں کو بڑا سمجھتے ہیں اور انہیں حاصل کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز طریق اختیار کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو اس دنیوی زندگی پر اخروی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے سپرد جب کوئی اہم کام کیا جائے۔ تو وہ اپنی ذمہ داریوں کو دیکھتے ہوئے بجائے خوش ہونے کے گھبرا جاتے ہیں۔ کہ ہم اس کو کما حقہ ادا کر سکیں گے یا نہیں۔ اور ڈرتے ہیں۔ کہ ایسا نہ ہو کہ کسی کوتاہی کی وجہ سے

ہم خدا تعالےٰ کے مجرم

ٹھہریں۔ تو نقطۂ نگاہ کے بدلنے سے احساسات کی ماہیت بدل جاتی ہے۔ ایسے ہی ایک اور نقطۂ نگاہ ہے۔ اور وہ ایک تاریخی واقعہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب اسلام کو فتوحات حاصل ہوئیں۔ اور

غیر ملکوں کا تمدن

عرب میں داخل ہونا شروع ہوا۔ اس وقت عرب میں یا تو ایسی چکیاں تھیں۔ جن کے ذریعے موٹا موٹا آٹا پیسا جاتا تھا۔ یا غریب لوگ پتھروں پر گندم کو کوٹ کر آٹا نکالی لیتے تھے۔ صحابہؓ چونکہ کفار کے تختۂ مشق بنے رہے تھے۔ جائدادیں چھوڑ چکے تھے۔ گھروں سے بے گھر ہو گئے تھے۔ ان کے پاس بھلا چکیاں کہاں

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

جو آٹا پکا کرتا تھا۔ وہ بھی بہت موٹا ہوتا تھا۔ جب مدینے میں ہوائی چکیاں لگیں۔ اور میدے کی طرح کا آٹا پسنا شروع ہوا تو حضرت عمرؓ نے حکم دیا۔ کہ پہلا آٹا جو ان چکیوں سے پیسا جائے۔ وہ حضرت عائشہؓ کو بھجوایا جائے۔ چنانچہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے پیشِ نظر سب سے پہلا آٹا حضرت عائشہؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جب وہ آٹا حضرت عائشہؓ کے گھر میں آیا۔ تو حضرت عائشہؓ نے اس کے پھلکے پکانے کے لئے کسی خادمہ کو کہا۔ اس وقت باریک آٹا

مدینہ کے لوگوں کے لئے عجیب چیز

تھی۔ ان کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔ کہ گندم کے اندر سے اس قسم کا باریک آٹا نکل سکتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کے گھر میں مدینہ کی عورتوں کا ہجوم ہو گیا۔ عورتیں پھلکوں کو ہاتھوں میں لے کر ٹٹولتیں۔ اور کہتیں کیسے نرم ہیں۔ آج ہمارے زمانے میں تو باریک آٹا پیسنے کی بڑی بڑی مشینیں لگ گئی ہیں۔ اس لئے ہم ان باتوں کا پوری طرح قیاس نہیں کر سکتے مگر ان کے لئے یہ نئی بات تھی۔ آخر حضرت عائشہؓ کے کھانے کا وقت آیا۔ حضرت عائشہؓ نے لقمہ توڑا۔ اور منہ میں ڈالا۔ مگر اسے نگل نہ سکیں۔ منہ میں ڈالتے ہی

آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے

تمام عورتیں حیران تھیں۔ کہ اتنا نرم آٹا ہے۔ اور ان کے حلق میں پھنسا ہوا ہے۔ اور اسے نگل نہیں سکتیں۔ انہوں نے کہا بی بی۔ یہ تو بڑا نرم آٹا ہے۔ آپ کے گلے میں کیوں پھنس رہا ہے۔ کیا بات ہے حضرت عائشہ رضنے جواب دیا ہاں گلے میں پھنس رہا ہے اس لئے کہ یہ لقمہ ڈالتے ہی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کی بڑھاپے کی عمر میں بھی پتھروں پر کوٹ کر آٹا نکال کر دیا کرتے تھے۔ حالانکہ بڑھاپے میں ان کے دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور آج یہ ہوائی چکیاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں اور آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں آئی ہیں۔ ہم ان سے پسے ہوئے باریک آٹے کی روٹیاں کھا رہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گزر چکے ہیں۔ اس لئے یہ آٹا میرے گلے میں پھنستا ہے۔ اس خیال سے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل

ہمیں یہ نعمتیں ملیں۔ لیکن آپؐ ان میں ہمارے ساتھ شریک نہیں ہیں۔ تو وہی نرم آٹا جس کی حضرت عمر رضنے قدر کی اور فرمایا۔ کہ پہلا آٹا حضرت عائشہ رض کو بھیجا جائے۔ وہی نرم آٹا جس کی مدینے کی عورتوں نے قدر کی۔ اسے ٹٹولنے کے لئے اپنے گھروں سے چلی گئیں۔ وہی نرم آٹا۔ حضرت عائشہ رض کے گلے میں پھنس رہا تھا۔ ان عورتوں نے نرم میدے کو میدے کی صورت میں دیکھا۔ مگر حضرت عائشہ رضنے اس میدے کو اس نظر سے دیکھا۔ کہ جس کے حق کی چیز تھی۔ وہ اس کے چلے جانے کے بعد پہنچی ہے۔ ایک نقطہ نگاہ نے مدینے کے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑا دی۔ مگر دوسرے نقطہ نگاہ نے حضرت عائشہ رض کی آنکھوں سے آنسو جاری کر دیئے۔ یہی نقطہ نگاہ عید کے متعلق بھی ہو سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

ہر قوم کے لئے کچھ خوشی کے دن

ہوتے ہیں۔ ہمارے لئے اللہ تعالے نے عید کا دن خوشی کا دن مقرر کیا ہے۔ لیکن آج ہمارے لئے بلکہ ہر مومن کے لئے وہ خوشی کا دن نہیں رہا۔ میں نے حضرت عائشہ رض کی مثال آپ لوگوں کو سنائی ہے۔ جس طرح میدے کی روٹی نے حضرت عائشہ رض کے دل میں یہ خواہش پیدا کر دی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے ساتھ شریک ہوتے۔ اسی طرح ہر شخص

اپنے پیارے کو اپنی خوشی میں شریک کرنا

چاہتا ہے۔ ہم بچوں کو دیکھتے ہیں۔ وہ عجیب مضحکہ خیز کھیلیں کھیلتے ہیں۔ اور اپنے ابا اور اماں کو پکڑ پکڑ کر کھینچتے ہیں۔ کہ وہ بھی ان کی کھیل میں شریک ہوں۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ کھیل بہت مزے کی چیز ہے۔ یا جب ماں باپ بچوں کو دھماسنی یا کوئی چیز لا کر دیتے ہیں۔ تو بچے اسے چاٹتے چاٹتے ماں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اسے اپنی ماں کی زبان پر بھی چھوئیں۔ اور ان کی ماں بھی ان کے اس مزے میں شریک ہو۔ بعض مائیں جو زیادہ نظافت پسند ہوتی ہیں۔ وہ کراہت کرتی ہیں۔ کہ بچے کے منہ سے نکلی ہوئی چیز اپنے منہ میں ڈالیں۔ لیکن بعض مائیں بچوں کی محبت کی زیادتی کی وجہ سے نظافت کا خیال چھوڑ کر اپنی زبان باہر نکال دیتی ہیں۔ تو بچہ اس پر مٹھائی رکھ دیتا ہے۔ اور پھر بہت خوش ہوتا ہے۔ کہ اس نے اپنی ماں کو بھی اپنی مٹھائی میں شامل کر لیا۔ تو یہ ایک طبعی جذبہ ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنے آرام اور خوشی میں اپنے پیاروں کو بھی شامل کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ شامل نہ ہوں۔ یا نہ ہو سکیں۔ تو اسے تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے۔ ؏

خاک ایسی زندگی پر ہم کہیں اور تم کہیں

یعنی گو میں زندہ تو ہوں۔ لیکن چونکہ تم میری زندگی میں شریک نہیں۔ اس لئے زندگی کا کوئی لطف نہیں۔ جب زندگی کے عام ایام میں

اپنے محبوب کے پاس نہ ہونے کی وجہ سے

یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ زندگی بے کیف ہو جاتی ہے۔ تو خوشی کے دنوں میں یا عید کے موقع پر کیوں بے چینی کی حالت پیدا نہ ہو۔ میں نے بیسیوں ماؤں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ ایسے موقعوں پر کھاتی بھی جاتی ہیں۔ اور ساتھ آہیں بھی بھرتی جاتی ہیں۔ ان کے بچے کسی کالج میں پڑھتے ہیں۔ یا کسی ملازمت میں ہوتے ہیں۔ تو مائیں گھر بیٹھے کہتی رہتی ہیں۔ پتہ نہیں میرے بچے کو آج یہ چیز ملی ہے یا نہیں۔ وہ معمولی سے معمولی چیز بھی کھائیں تو اس کے متعلق بھی یہ کہتی جائیں گی۔ کہ پتہ نہیں میرے بچے کو یہ چیز ملی ہے یا نہیں۔ سویاں بھی بھلا کوئی بڑی چیز ہیں۔ معمولی معمولی آدمی بھی عید کے دن سویاں پکا لیتے ہیں۔ لیکن مائیں سویاں کھاتی جاتی ہیں۔ اور کہتی جاتی ہیں۔ پتہ نہیں کہ میرے بچہ کو سویاں ملی ہیں یا نہیں۔ پتہ نہیں آج میرے بچہ نے کیا کھایا ہوگا۔ وہ اس معمولی سی چیز میں بھی اپنے بچے کو شریک کرنا چاہتی ہیں۔ تو

ایک سچا مومن

جس کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عشق اور آپؐ کی محبت ہو۔ اس کے لئے بھی یہ ممکن نہیں کہ اسے آرام اور راحت کی گھڑیوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یاد نہ آئیں اور اس کے دل میں یہ خواہش پیدا نہ ہو۔ کہ آپ بھی اس کی خوشی اور اس کے آرام میں شریک ہوتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات ایسے نہیں کہ وہ حضرت عائشہ رض تک ہی ختم ہو جائیں۔ اور نہ ہی آپؐ کے احسانات ایسے ہیں کہ وہ صحابہ رض تک ہی محدود ہوں۔ بلکہ آپؐ کے احسانات ہم پر بھی ویسے ہی ہیں جیسے صحابہ رض پر تھے۔ بعض وجود ایسے ہوتے ہیں۔ جو پہلی نسل کے باپ اور دوسری کے دادا اور تیسری کے پڑدادا بن جاتے ہیں۔ لیکن بعض وجود ایسے ہوتے ہیں جو ہمیشہ باپ ہی رہتے ہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود

ایسا ہے۔ جو دادا پڑدادا بن ہی نہیں سکتا۔ بلکہ آپ ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا کے باپ ہیں۔ اور وہ شخص جس کے دل میں سچا ایمان ہے، وہ آپؐ کو اپنا باپ ہی سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت آپؐ کی ہر حالت کو نمایاں کر دیا ہے۔ ایسا نمایاں کہ ہمیں اپنے گھر کے حالات معلوم نہ ہوں۔ تو یہ ممکن ہے۔ ہمیں اپنے بہن بھائیوں کے حالات کا علم نہ ہو۔ تو یہ ممکن ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص قرآن و حدیث پڑھتا ہو۔ اور اس پر آپ کے حالات مخفی ہوں۔ صحابہ رض نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر حرکت کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ گویا آپؐ کے روحانی وجود کو ظاہر و باہر کر دیا ہے۔ یعنی آپ کی کوئی چیز بھی لوگوں سے مخفی نہیں۔ آپؐ کا کھانا آپ کا پینا۔ آپؐ کا بولنا۔ آپؐ کا سونا۔ آپؐ کا جاگنا۔ آپؐ کا چلنا۔ آپؐ کا بیٹھنا۔ آپؐ کا یتیموں اور غریبوں سے ہمدردی کرنا۔ آپؐ کا بیوگان کی خبر گیری کرنا۔ آپؐ کا فیصلے کرنا۔ آپؐ کا اپنوں سے سلوک۔ آپؐ کا بیگانوں سے سلوک۔ آپؐ کا بیویوں سے سلوک۔ آپؐ کا ہمسایوں سے سلوک۔ الغرض کوئی چیز ایسی نہیں جو پردہ میں ہو۔ آپؐ کا وجود دنیا کے سامنے ظاہر و باہر ہے۔ اور دنیا کی نظروں سے کبھی بھی اوجھل نہیں ہو سکتا۔ پس

آپ کا وجود دنیا کیلئے بطور باپ کے ہے

اور انسان کی نظر سے اس کا باپ کبھی اوجھل نہیں ہوتا۔ ہاں دادا پڑدادا کا وجود اوجھل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ احسانات جو اس کے دادا نے اس کے باپ پر کئے۔ وہ اس کی نظر سے اوجھل ہوتے ہیں۔ ایسے ہی پڑدادا کا وجود بھی نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے پڑدادا نے جو احسانات اس کے دادا پر کئے تھے وہ پس پردہ جا چکے ہوتے ہیں۔ ورنہ خون تو ایک ہی ہے اگر پڑدادا نہ ہوتا۔ تو دادا کا وجود دنیا میں کس طرح پیدا ہو سکتا تھا۔ اگر دادا نہ ہوتا تو اس کا باپ عالم وجود میں نہیں آسکتا تھا۔ دادا نے ہی اس کے باپ کو کمائی کے قابل بنایا۔ دادا کے احسان کے بغیر اس کے ماں باپ اس پر احسان کر ہی نہیں سکتے تھے۔ لیکن دادا اور پڑدادا کے احسانات پس پردہ چلے جانے کی وجہ سے اکثر لوگ دادا اور پڑدادا کو بھول جاتے ہیں۔ میں نے بہت سے لوگوں سے ان کے پڑدادا کا نام پوچھا۔ تو نوے فی صدی لوگوں نے یہ جواب دیا۔ کہ ہمیں پتہ نہیں۔ اور میرے خیال میں نوے فی صدی سے زیادہ ایسے لوگ ہونگے۔ جو اپنے پڑدادا کے باپ کا نام نہیں جانتے ہوں گے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود ایسا ہے۔ جو دادا پڑدادا بن ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ آپؐ کی شفقتیں آپؐ کی مہربانیاں۔ آپؐ کے احسانات ایسے ہیں۔ جو ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں۔ اور آپؐ کی ذات کو ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے۔ اس لئے آپ ہمیشہ ہمیش

باپ کی حیثیت میں

ہی رہیں گے۔ ایک بیٹا جب اپنے باپ کے لئے یہ انتہائی طور پر خواہش رکھتا ہے۔ کہ اس کا باپ اس کی خوشی اور راحت میں شریک ہو۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایک سچے مومن کے دل میں یہ خواہش پیدا نہ ہو۔ کہ کاش آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس کی خوشی میں شریک ہوتے۔ بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ

ہر سچا مومن

تمام خوشیوں اور راحتوں کے وقت اپنے اندر ایک شدید خواہش پاتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی میری ان خوشیوں اور راحتوں میں میرے ساتھ شریک ہوں۔ جو مٹھائیاں والدین اپنے بچے کو لا کر دیتے ہیں۔ وہ ان میں اپنے والدین کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ یا جب کھیلتا ہے۔ تو اپنی کھیلوں میں اپنے ماں باپ کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ فطرت سے مجبور ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ بڑا ہو جاتا ہے۔ تو اس کی خواہش میں معقولیت کا رنگ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ ان باتوں میں اپنے ماں باپ کو شریک کرنا چاہتا ہے۔ جو ان کے مناسب حال ہوتی ہیں۔ تو کیا کوئی عقلمند مسلمان اس بات سے مطمئن ہو سکتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ساتھ سویاں کھانے یا چائے پینے میں شریک ہوں۔ کیا کسی عقلمند مسلمان کا دل اس بات سے تسلی پا سکتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ساتھ

کھانے میں شریک

ہوں۔ اور میں ایک ٹوسٹ پر مکھن لگا کر آپؐ کو دوں یا بیرا اٹھا آپؐ کو کھلاؤں یا انڈے ابال کر آپؐ کو دوں۔ یا پڈنگ (Pudding)

یا پادرج (Porridge) یا اور جو چیزیں آسودہ حال گھروں میں پکتی ہیں۔ آپؐ کے سامنے رکھوں۔ کیا کوئی عقلمند ان یہ سمجھ سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے ساتھ ان چیزوں میں شریک ہو جائیں گے۔ ان چیزوں میں تو وہ شامل ہوگا۔ جسے ان کی قدر ہوگی۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو اپنی زندگی میں ہی یہ سب چیزیں غیروں کو دے دیں۔ جب مکہ فتح ہوا۔ تو

کتنا دردناک فقرہ

ہے جو آپؐ نے کہا۔ اس فقرہ سے اس قربانی کا پتہ لگتا ہے۔ جو آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے کی۔ مکہ فتح ہوا۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کہاں ٹھہریں گے۔ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا۔ کیا ہمارے رشتہ داروں نے کوئی مکان ہمارے لئے باقی چھوڑا ہے کہ اس میں ٹھہریں۔ انسان جب

اپنے وطن میں

جاتا ہے۔ تو اس کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ ان گھروں میں ٹھہرے جہاں اس نے بچپن گذارا ہے۔ ان مکانوں میں ٹھہرے جن کے آگے کی گلیوں میں وہ سارا دن اپنے ہجولیوں کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ ان کمروں میں بیٹھے۔ جہاں اس کے نوجوان دوست اس کے ساتھ بیٹھکر خوش طبعی کیا کرتے تھے۔ ان کمروں کو دیکھے۔ جن میں اس کے ماں باپ چچا چچی یا دوسرے رشتہ دار اس کے سر پر

محبت و شفقت

کا ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ پھر تم اس شخص کے متعلق قیاس کرو۔ جس کو اس کے شہر سے نکال دیا گیا ہو اور اس کے متعلق یہ اعلان کر دیا گیا ہو کہ وہ آؤٹ لا (outlaw) ہے اور اسے اجازت نہیں کہ وہ آئندہ کبھی اس شہر میں داخل ہو اور اسے اس کے مکانوں سے اور اس کی جائداد سے

کلی طور پر محروم

کر دیا گیا ہو اور ان سارے جذبات کے پورا کرنے سے جو انسان کے دل میں وطن میں آکر پیدا ہوتے ہیں قانوناً روک دیا گیا ہو اسے ان خالی جگہوں میں ٹھہرنے سے روکا گیا ہو۔ جہاں اس کی ماں کا محبت بھرا ہاتھ اس کے سر پر پھیرا کرتا تھا اور جہاں وہ اپنے دادا کی گود میں بیٹھا کرتا تھا اور اس کے متعلق یہ اعلان کر دیا گیا ہو کہ اب وہ ان کمروں میں نہیں ٹھہر سکتا۔ جہاں اس کی قربانی کرنے والی بیوی خدیجہؓ رہا کرتی تھی۔ جہاں اس کے بچے پیدا ہوئے۔ اور جہاں اسکے پاس دوستوں کا جمگھٹا رہا کرتا تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے غیر معمولی حالات پیدا کر دیئے۔ اور وہ ایک

فاتح کی حیثیت میں

مکہ میں داخل ہوا۔ کتنی شدید خواہش ہوگی جو اس کے دل میں پیدا ہوتی ہوگی۔ کہ آج میں ان گھروں میں جاؤں۔ اور ان میں ٹھہروں۔ عام حالات میں یہ خواہش کتنی شدید ہوتی ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے محبت کرنے والے انسان کے دل میں تو یہ خواہش اور بھی زیادہ شدّت کے ساتھ پیدا ہوتی ہوگی۔ آپؐ کو بھی اپنا شہر پیارا تھا۔ آپؐ کو بھی اپنی والدہ پیاری تھی آپؐ کو اپنی بیوی پیاری تھی مگر آپؐ جگہوں کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ جہاں آپؐ ان سے پیار کی باتیں کیا کرتے تھے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ انبیاء ان جذبات سے جو دوسرے لوگوں میں ہوتے ہیں۔ عاری ہوتے ہیں۔ ان کا یہ خیال حقیقت کے بالکل خلاف ہے

انبیاء کے جذبات

ہم سے زیادہ لطیف ہوتے ہیں۔ اور وہ ہم سے بہت زیادہ احساس کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کے جذبات اور زیادہ ابھر آتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ فتح مکہ کے موقعہ پر

اپنی والدہ کی قبر پر

تشریف لے گئے۔ اور اتنی لمبی دعا کی کہ صحابہؓ کہتے ہیں۔ ہم نے آپؐ کو اتنی لمبی دُعا کرتے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر کہتے ہیں بکیٰ بکاءً شدیداً و ابکیٰ کہ آپؐ اتنا روئے کہ ہم نے کبھی آپؐ کو اتنا روتے نہیں دیکھا پھر وہ صحابیؓ کہتے ہیں۔ کہ سارے صحابہؓ بھی رونے لگ گئے اور کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں۔ حالانکہ جو جذبات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے وہ صحابہؓ کے نہیں ہو سکتے کیونکہ آپؐ کی والدہ کی قبر تھی۔ لیکن آپ اس شدت سے روئے کہ صحابہؓ پر بھی آپؐ کے رونے کا اثر ہو گیا۔ اور وہ بھی رونے لگ گئے پس نہیں کہہ سکتے۔ کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبات

ہماری طرح کے نہ تھے۔ آپؐ کے دل میں بھی خواہش پیدا ہوئی ہوگی۔ جب صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کہاں ٹھہریں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا ہمارے رشتہ داروں نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑا ہے۔ کہ ہم اس میں ٹھہریں نہ صرف مکہ والوں نے آپؐ کو مکہ سے نکالا بلکہ آپؐ کے رشتہ داروں نے وہ مکان توڑ پھوڑ ڈالے۔ اور انہیں فروخت کر دیا۔ اور اس تھوڑی سی لذت سے بھی محروم کر دیا۔ جو انسان اپنے ہجولیوں سے محروم ہو کر اپنے مکانوں اور اپنے رہنے کے کمروں کو دیکھ کر اٹھا سکتا ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چیزیں بھی چھوڑ دی تھیں۔ تو ہمارا یہ خواہش کرنا کہ آپؐ ہماری چائے میں شامل ہوں۔ یا ہمارے کیکوں میں شامل ہوں۔ بچپن کی خواہش ہوگی۔ آپؐ ان عیدوں میں تو ہمارے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر ہم

اسلام کے لئے حقیقی عید

پیدا کر دیں۔ اور اسلام کی حکومت ظاہر و باطن پر قائم کر دیں تو یہ وہ عید ہے کہ جس میں آپؐ ہمارے ساتھ شریک ہو سکتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ عیدیں اسلئے آتی ہیں۔ تاکہ مومنوں کو ان سے بڑی عیدوں کی طرف کی طرف متوجہ کریں جیسے اللہ تعالےٰ اس دنیا میں بھی بندوں کو نعمتیں دیتا ہے۔ اسلئے تا ان کو معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ کے پاس اگلے جہان میں اس سے بڑی نعمتیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں تشریف لانے کی غرض

یہ تھی کہ اس تعلیم اور اس شریعت کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے دلوں اور جسموں پر قائم کیا جائے۔ دلوں پر قائم کرنے کے معنے یہ ہیں کہ مسلمان اپنے آپ کو سچا مسلمان بنائیں۔ جب تک مسلمان سچے طور پر اسلام کے لئے قربانیاں نہیں کرتے۔ جب تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں قائم نہیں کرتے۔ جب تک اللہ تعالےٰ کی محبت میں محو نہیں ہو جاتے۔ جب تک بنی نوع انسان کی خدمت میں لگ نہیں جاتے جب تک غریبوں پر رحم نہیں کھاتے جب تک اپنی خوشی میں تمام بھائیوں کو شریک نہیں کرتے۔ اس وقت تک وہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عید

نہیں منا سکتے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسی عید میں شامل ہونگے۔ جس میں سب لوگوں کے دکھ اور درد دور کئے جائیں۔ اور دنیا امن اور چین کا سانس لے۔ آپؐ کے دل میں وہ درد تھا کہ آپؐ کسی کا درد نہ دیکھ سکتے تھے۔ ایک جنگ کے بعد مدینے کے کئی گھروں سے رونے کی آوازیں بلند ہوئیں۔ لیکن ایک گھر سے جس کے رشتہ دار مدینے میں نہ تھے رونے کی آواز بلند نہ ہوئی آپؐ نے فرمایا فلاں شخص کے گھر میں رونے والا کوئی نہیں۔ یہ نہیں کہ آپؐ رونے کو پسند کرتے تھے بلکہ یہ انتہائی آپؐ پر گراں گذرا کہ باقی شہیدوں کے رشتہ دار تو روئیں۔ لیکن اس ایک شہید کو رونے والا کوئی نہ ہو۔ حالانکہ آپؐ رونے سے منع فرماتے تھے۔ رونے سے قوم کی بہادری کی روح ماری جاتی ہے۔ اور قوم بزدل ہو جاتی ہے۔ مگر اس فقرہ سے آپؐ کا یہ جذبہ نمایاں طور پر ظاہر ہو گیا۔ کہ آپ اس فرق کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ دنیا میں

صحابہؓ کے عشق کی مثال

بھی نہیں ملتی۔ صحابہؓ یہ فقرہ سنتے ہی اپنے گھروں کو دوڑے اور گھر جا کر اپنی بیویوں۔ بہنوں اور رشتہ داروں سے کہا۔ کمبختو تم اپنے مردوں کو رو رہی ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ فلاں کے گھر میں رونے والا کوئی نہیں۔ ان

عورتوں کا اخلاص

بھی کس قدر بڑھا ہوا تھا۔ بہن نے بھائی کو رونا چھوڑ دیا بیٹی نے باپ کو رونا چھوڑ دیا۔ ماں نے بیٹے کو رونا چھوڑ دیا۔ سب نے اپنی چادریں سنبھالیں اور اس گھر میں جمع ہو گئیں جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ اس کے گھر میں رونے والا کوئی نہیں۔ وہاں پہنچ کر سب عورتوں نے رونا شروع کر دیا۔ ان کے رونے سے

مدینے میں ایک کہرام مچ گیا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ شور سنکر پوچھا۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ فلاں گھر میں عورتیں رو رہی ہیں آپؐ نے فرمایا۔ ان کو منع کرو۔ میں نے تو افسوس کا اظہار کیا تھا۔ یہ سنتے ہی ایک صحابیؓ دوڑا دوڑا گیا اور کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ چپ کرو۔ مگر ان کے دلوں کو ٹھیس لگ چکی تھی۔ اور وہ محسوس کر چکی تھیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو ٹھیس لگی ہے۔ اسلئے اب وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر رو رہی تھیں باوجود منع کرنے کے وہ باز نہ آئیں۔ وہ صحابیؓ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہؐ میں نے ان کو منع کیا ہے لیکن وہ باز نہیں آتیں۔ آپؐ نے فرمایا :-

احثوا التراب علیٰ وجوھھن

کہ ان کے منہ پر مٹی ڈالو جیسے ہم پنجابی میں کہتے ہیں۔ کھہ کھان۔ مطلب یہ تھا۔ ان کو چھوڑ دے مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحابیؓ اتنا سمجھدار نہ تھا۔ اس نے مٹی کی جھولی بھر لی۔ اور عورتوں کے منہ پر ڈالنے کے لئے چل پڑا۔ حضرت عائشہؓ نے اس کو ڈانٹا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مطلب نہیں تھا کہ تم ان کے منہ پر مٹی ڈالو بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا۔ کہ تو ان کو چھوڑ دے۔ وہ خود بخود خاموش ہو جائیں گی۔ تو اس آگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوسروں کے جذبات میں شریک ہوتے تھے۔ اگر ہم ان کے جذبات میں شریک ہو جائیں تو آپ بھی ضرور ہماری عیدوں اور ہماری خوشیوں میں شریک ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ

قیامت کے دن

بعض لوگوں سے پوچھے گا کہ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہیں گے اے اللہ تو کس طرح بھوکا پیاسا ہو سکتا ہے۔ بھوکا پیاسا ہونا ننگا ہونا یا بیمار ہونا یہ سب باتیں تو انسان سے تعلق رکھتی ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ میرے بندوں میں سے ایک ادنےٰ بندہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا نہ کھلایا۔ اسے بھوکا نہیں رکھا بلکہ مجھے ہی بھوکا رکھا۔ میرے بندوں میں سے ایک ادنےٰ بندہ پیاسا تھا۔ تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ تم نے اسے پیاسا نہیں رکھا بلکہ مجھے ہی پیاسا رکھا۔ میرے بندوں میں سے ایک ادنیٰ بندہ ننگا تھا تم نے اسے کپڑا نہ پہنایا۔ تم نے اسے ننگا نہیں رکھا بلکہ مجھے ننگا رکھا۔ میرے بندوں میں سے ایک ادنےٰ بندہ بیمار تھا تم نے اس کی عیادت نہ کی۔ وہ بیمار نہ تھا بلکہ میں ہی بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ پھر کچھ بندے ہوں گے اللہ تعالےٰ ان سے کہے گا اے میرے بندو جاؤ جنت میں کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ استغفار کریں گے۔ اور کہیں گے کہ اے اللہ تیری ذات تو ان تمام باتوں سے پاک ہے ہماری کیا ہستی ہے کہ ہم تجھے کھلائیں پلائیں تو ہم سب کا رزاق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ جب میرا ایک غریب بندہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا کھلایا۔ تم نے اسے نہیں کھلایا بلکہ مجھے ہی کھلایا۔ جب میرا ایک غریب بندہ پیاسا تھا تم نے اسے پانی پلایا۔ تم نے اسے نہیں پلایا بلکہ مجھے ہی پلایا۔ جب میرا ایک غریب بندہ ننگا تھا تم نے اسے کپڑا پہنایا۔ تم نے اسے نہیں پہنایا بلکہ مجھے ہی پہنایا۔ جب ایک غریب بندہ بیمار تھا تم نے اس کی عیادت کی تم نے اس کی عیادت نہیں کی بلکہ میری عیادت کی۔ اسی طرح قیامت کے دن جب

امت کے لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کے پاس جاویں گے تو وہ لوگ جنہوں نے اسلام کی خاطر قربانیاں کی ہوں گی اور مسلمانوں کو سچا مسلمان اور غیر مسلموں کو مسلمان بنایا ہوگا۔ آپ ان کو فرمائیں گے۔ تمہاری عید مبارک کا شکریہ میں بھی تمہاری عیدوں میں شریک ہوں۔ اللہ تعالےٰ تمہاری عیدوں میں برکت دے۔ میں تم سے خوش ہوں مگر وہ لوگ جنہوں نے اپنی خوشی کو مقدم رکھا۔ اپنے نفس کی اصلاح نہ کی اور اسلام کے احکام جاری کرنے کی کوشش نہ کی۔ ان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے تم نے بہت سی عیدیں کیں۔ لیکن تم نے اپنی عیدوں میں مجھے شامل نہ کیا اور نہ تمہارے دل میں مجھے اپنی عیدوں میں شریک کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ تمہارے دل میں یہ خواہش تو پیدا ہوئی کہ تمہاری عیدوں اور تمہاری خوشیوں میں تمہارے ماں باپ تمہارے بہن بھائی تمہارے بچے شریک ہوں لیکن میں جو تمہارے باپوں سے زیادہ شفیق اور تمہارے بہن بھائیوں اور بیٹوں سے زیادہ محبت کرنے والا تھا تم نے

مجھے اپنی خوشیوں میں شریک نہ کیا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عید جاکٹ اور ٹوسٹ سے نہیں ہو سکتی۔ آپ کی عید تو تبھی ہو سکتی ہے کہ اسلام کو دلوں میں قائم کیا جائے۔ اور آپ کے مشن کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلایا جائے اور تمام دنیا کو آپ کے جھنڈے کے نیچے جمع کیا جائے۔ جب تک اس حقیقی عید کو قائم نہیں کیا جاتا۔ آپ کی روح خوش نہیں ہو سکتی۔ بدقسمت ہے وہ انسان جو ایسے محسن کے پاس جائے اور بجائے خوشی اور بشاشت کے اس کے چہرہ پر رنج اور ناراضگی کے آثار پائے۔ اگر ہم نے مرنا ہے اور مرنے کے بعد ایک زندگی ہم کو ملنی ہے اور

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہماری ملاقات

ہونی ہے تو اس ملاقات کے لئے ہمیں تیاری کرنی چاہیئے تاکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ملاقات کے وقت ناراضگی کا اظہار نہ کریں بلکہ خوشی کا اظہار کریں۔ کتنے مسلمان ہیں جو معمولی معمولی باتوں پر لٹھ لے کر چل پڑتے ہیں اور اسلام کے لئے بہت جوش دکھاتے ہیں۔ مگر کیا ان کی زندگیوں میں کوئی ایسی چیز ہے جس سے پتہ لگے کہ وہ اسلام کی حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ کیا وہ باقاعدہ طور پر ہر روز پانچ نمازیں پڑھتے ہیں کیا صحیح طور پر روزے رکھتے ہیں یا تیس دن کا فاقہ کرکے سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے روزے رکھ لئے۔ جب تک روزے کے ساتھ اس کی شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جائے اس وقت تک روزہ روزہ نہیں بلکہ ایک فاقہ ہے۔ کیا آج مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے

دین کی اشاعت کیلئے کوشش

کرتے ہیں۔ کیا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام کو پڑھتے ہیں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ عورتوں کے درس میں فرمایا کرتے تھے۔ اگر تم میں سے کسی کو کسی رشتہ دار کا خط آجائے۔ اور وہ خود پڑھ نہ سکتی ہو۔ تو جب تک اس خط کو سات جگہ پڑھا نہ لے اس کی تسلی نہیں ہوتی۔ لیکن خدا کا خط مسلمانوں کے نام آیا ہے کیا وہ اس کو ایک دفعہ پڑھنے کے لئے کوشش کرتے ہیں؟ کیا آج مسلمان اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا

اسلام کی تبلیغ

کرتے ہیں۔ آج جتنا روپیہ مسلم لیگ پر خرچ ہوتا ہے۔ کیا اس کا کروڑواں حصہ بھی اسلام کی اشاعت کیلئے خرچ ہوتا ہے تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے جائیں اور آپ ان سے خوش ہوں۔ کیونکہ ہر عید اور ہر خوشی انہوں نے اپنے لئے پیدا کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس میں شریک نہ کیا تو پھر وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشیوں میں کس طرح شریک ہو سکتے ہیں۔ چھوٹے بچے ایک دوسرے سے کہا کرتے ہیں۔ تو میری مٹھائی کھالے میں تیری کھالیتا ہوں۔ مگر تعجب ہے جس نکتہ کو بچہ سمجھتا ہے بڑے نہیں سمجھتے۔ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی خوشیوں میں شریک نہیں کرتے وہ کس طرح خیال کرتے ہیں آپ ان کو اپنی خوشیوں میں شریک کریں گے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی

کو اپنی خوشی پر مقدم رکھے۔ اور آپ کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہے دنیا میں توحید کو قائم کرے۔ اسلام کی ترقی کے لئے دن رات کوشش کرے۔ اگر ہم یہ کام کرلیں تو یقیناً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہماری عیدوں میں شریک ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطاء فرمائے کہ ہم اسلام کے احکام پر پوری طرح عمل کرسکیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا اپنا حقیقی مقصد قرار دے لیں۔ تاکہ ہماری زندگیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے عید پیدا کرنے میں لگ جائیں۔ اور ہم اس مقصد میں کامیاب ہوں جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس دنیا میں پیدا فرمایا ہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

امراء صاحبان کے لئے ایک ضروری اعلان

افراد جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت و دینی اصلاح کے لئے یہ ضروری ہے کہ ناظر صاحبان جماعتوں کا دورہ کریں۔ لہٰذا امراء صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے ضلع کی جماعتوں کی تعداد تحصیلوار نظارت میں بھجوا کر۔ فہرست میں ہر جماعت کے افراد کی تعداد درج ہو۔ نیز اس بات کی صراحت ہو کہ ہر جماعت میں پہنچنے کے لئے آسان ذریعہ کیا ہے مثلاً یہ کہ ریل جاتی ہے بس یا تانگہ وغیرہ۔ نیز یہ کہ کس دیہاتی جماعت کا پکی سڑک سے کتنا فاصلہ ہے۔ کسی جماعت کے متعلق اگر کوئی خصوصیت ہو تو وہ بھی تحریر کی جائے۔

ان تفصیلات کی تکمیل کے لئے مبلغین علاقہ اور دیگر کارکنان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع کے امراء صاحبان کے ساتھ پورا تعاون کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

یاددہانی

نظارت ہذا کی طرف سے علاوہ انفرادی طور کے الفضل میں متعدد بار اعلان کروایا جاچکا ہے کہ مبلغین اپنی سالانہ رپورٹ ہائے کارگذاری (از ۱-۵-۵۴ تا ۳۰-۴-۵۵) ۲۰ مئی ۱۹۵۵ء سے پہلے مفصل واضح اور خوشخط تیار کر کے بصیغہ رجسٹری نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ لیکن اس وقت تک بعض مبلغین کی طرف سے مطلوبہ رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا ان مبلغین کو جنہوں نے ابھی تک اپنی سالانہ رپورٹ نہیں بھجوائی بطور یاددہانی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ فوراً مطلوبہ رپورٹ نظارت ہذا کو بھیج دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

سیالکوٹ امسال عیدالفطر کی نماز جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ المعروف مسجد کبوتراں والی میں بوقت ۸ بجے صبح ادا کی جائے گی۔ احباب وقت پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

راولپنڈی جماعت احمدیہ راولپنڈی عید کی نماز نئی مسجد احمدیہ راولپنڈی نزد "ہولی فیملی" ہسپتال (Holy Family Hospital) میں پڑھے گی۔

امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

کیا بہتر ہے؟

اس کا فیصلہ آپ خود ہی فرما سکتے ہیں کہ آپ کا روپیہ کسی بنک میں جمع رہنا بہتر ہے یا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک "امانت خاص" کے ماتحت تحریک جدید کے پاس جمع رہنا؟ تحریک جدید اپنے امانت داروں کو بنکوں سے کہیں زیادہ سہولتیں دیتی ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

یورپ اور امریکہ میں اسلام کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی

پاکستان مصر اور انڈونیشیا اسلام کی مستقل عظمت کے امیدوار ہیں

کراچی ۱۸ مئی۔ مشہور ماہنامہ ریڈرز ڈائجسٹ کی مئی ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں جیمز مشنر نے "اسلام کے بارے میں غلط نظریات" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں اس بات پر اظہار حیرت کیا گیا ہے۔ کہ دنیا میں ۲۵ کروڑ فرزندان توحید کی موجودگی اور کرۂ ارض کے انتہائی اہم مقامات پر ان کے قبضے کے باوجود اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جسے یورپ اور امریکہ میں بہت کم سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حالانکہ اسلام عیسائیت کے بہت زیادہ قریب ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی غیر معمولی شخصیت کے بل بوتے پر عرب اور مشرق کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے تمام پرانے طلسموں کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور وحدانیت پر مبنی عقیدے کی بنا استوار کی۔ فاضل مضمون نگار نے اسلام کی تعلیمات اور ترقی پسندانہ نظریات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ اور جو انسانی عقائد پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوئی ہے۔ دنیا کا کوئی مذہب اسلام کی سی تیزی کے ساتھ نہیں پھیلا۔

مغربیوں کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ بلکہ یہ ضمیر کی آزادی کا درس تھا۔ جس نے اسے مقبول بنایا۔ مضمون نگار نے آگے چل کر لکھا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بعد کے اسلامی رہنماؤں کی غلط روش نے مسلم عوام کو اسلامی تعلیمات سے بہت دور کر دیا۔ لیکن ایسے تاریک زمانے عیسائیت کے عہد میں بھی موجود ہیں۔ اسلام کی عظمت کو سمجھنے کے لئے جمہوری مصر پاکستان اور انڈونیشیا کی ابھرتی ہوئی طاقتوں کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

پانچ لاکھ روپے کی مالیت کا غیر ملکی کپڑا

کسٹم کے عملے نے چھاپہ مار کر برآمد کیا

کراچی ۱۹ مئی۔ کراچی کسٹم کے عملے نے گذشتہ دو دنوں کے دوران اپنی تاریخ کا سب سے بڑا چھاپہ مار کر پانچ لاکھ روپے کی مالیت کا غیر ملکی کپڑا قبضے میں لے لیا۔

ضلع امرتسر میں اکالیوں کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۸ مئی۔ ضلع امرت سر سے ۱۲۰ اکالیوں کی گرفتاری کی خبر وصول ہوئی ہے۔ یہ لوگ پنجابی صوبہ کے حق میں نعرے لگا رہے تھے۔ اسی طرح گرفتار ہونے والے اکالیوں کی کل تعداد ۳۰۰۰ تک پہنچ جاتی ہے۔ اس تعداد میں وہ ۸ رہنما اکالی شامل نہیں۔ جنہیں تحریک پر پابندی کے بعد سارے مشرقی پنجاب سے گرفتار کیا گیا ہے۔ بعد کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اس اثناء میں مسلح پولیس سارے علاقے میں گشت کرتی رہی۔ اور محفوظ دستے تمام وقت تیار کھڑے رہے۔

کاغذ کا کارخانہ

بجلی سے چلنے والے انجنوں کو سوئی گیس سے چلانے کی تجویز زیر غور ہے

کراچی ۱۸ مئی۔ پاکستان کی صنعتی ترقی کے چیئرمین مسٹر غلام فاروق نے کل بیان کیا۔ کہ ۱۹۵۷ء کے وسط میں ترکیہ میں پٹ سن کا ایک کارخانہ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے کے پاک ترک مشترک سرمائے سے کام شروع کر دے گا۔ چیئرمین نے جو حال ہی میں پٹ سن کے کارخانے سے متعلق ترکیہ میں ایک معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد واپس آئے ہیں اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ اس سرمائے میں ایک تہائی سرمایہ پاکستان کا ہوگا۔ اور باقی سرمایہ ترکیہ کے بنک لگائیں گے۔ کارخانے کی مشینری کے لئے آرڈر دے دیئے گئے ہیں۔ اور خیال ہے کہ ۱۲ اور ۱۸ ماہ کے اندر مشینری لگا دی جائے گی۔ مسٹر فاروق نے بتایا کہ کارخانے میں ۵۰ لم گرگھے ہوں گے۔ جو ۱۵ اور ۱۶ ہزار ٹن سالانہ سامان تیار کرے گا۔ جو ترکیہ کی اپنی ضروریات کے لئے کافی ہوگا۔

خیرپور میں معاشرتی ترقی کی سکیمیں

مرکز سے ۲ لاکھ ۱۰ ہزار روپے کی منظوری

کراچی ۱۸ مئی۔ مرکزی حکومت نے ریاست خیرپور میں معاشرتی ترقی کی سکیموں پر عملدرآمد کے لئے ۲ لاکھ دس ہزار ۹ سو روپے منظور کئے۔ اس رقم سے پیریالوئی احمد پور اور مرانی پور میں شفاخانوں کے قیام کے علاوہ عملے کے لئے کوارٹر بھی تعمیر کئے جائیں گے

کابل کے حکمرانوں کو پختونوں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں ہے

سردار نعیم خاں کے بیان پر ڈاکٹر خان صاحب کا تبصرہ

کراچی ۱۹ مئی۔ افغانستان کے وزیر خارجہ سردار نعیم خاں کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر مواصلات پاکستان ڈاکٹر خان صاحب نے کہا ہے۔ کہ سرحد پر پاکستانی علاقے میں رہنے والے پختون اول اور آخر پاکستانی ہیں۔ اور ہمیشہ پاکستانی رہیں گے۔ کوئٹہ روانہ ہونے سے قبل ڈاکٹر خان صاحب نے کہا۔ افغان وزیر خارجہ سردار محمد نعیم خاں کو پختونوں کی طرف سے بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور نہ ہی افغانستان اپنے علاقے میں رہنے والے پختونوں کی نمائندگی کر سکتا ہے۔ افغان وزیر خارجہ کا بیان کابل ریڈیو سے نشر کیا گیا تھا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ افغانستان پختونستان کے بارے میں اپنے دعوے سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ ڈاکٹر خان صاحب نے اس دعوے کو خود ساختہ اور فرضی قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ سرحد پر رہنے والے پختون اول اور آخر پاکستانی ہیں۔ اور ہمیشہ پاکستانی رہیں گے۔ وہ پاکستانی عوام کی زندگی امیدوں اور خواہشات میں برابر کے شریک ہیں۔ وہ پاکستانی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور انہیں اس پر فخر حاصل ہے۔ ۱۹۴۷ء کے ریفرنڈم کا حوالہ دیتے ہوئے ڈاکٹر خان صاحب نے کہا۔ کہ سردار نعیم خاں اور اس کے ساتھیوں نے شائد اس وقت آنکھیں بند کی ہوئی تھیں۔ جبکہ ۱۹۴۷ء کا ریفرنڈم مکمل طور پر پاکستان کے حق میں تھا۔ اور پختونوں کے پاکستان میں شمول کے خلاف ایک بھی ووٹ نہیں پڑا تھا۔ میں اس وقت صوبے کا وزیر اعلیٰ تھا۔ اور میں نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بتایا تھا۔ کہ اس صوبے میں ریفرنڈم ضروری نہیں۔ کیونکہ ہم سب پاکستان کے حامی ہیں۔ اور اپنے صوبے کو پاکستان کا ایک جزو سمجھتے ہیں۔ تاہم ریفرنڈم سے جو نتائج ظاہر ہوئے۔ اسے تمام دنیا جانتی ہے۔ اور آج میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر سردار نعیم خاں اپنے پختونوں کے علاقے میں اس قسم کے ریفرنڈم کی اجازت دیں۔ تو پختونوں کی ایک بھاری اکثریت پاکستان کے حق میں ووٹ دے گی۔

مرکزی کابینہ کا اجلاس

کراچی ۱۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنر جنرل کے استصواب پر فیڈرل کورٹ نے جو رائے دی تھی۔ اس کی روشنی میں نئی دستور ساز اسمبلی سے متعلق امور پر غور کرنے کے لئے مرکزی کابینہ کا اجلاس آج منعقد ہو رہا ہے۔

افریشیائی کانفرنس کے اخراجات

پاکستان بیس لاکھ روپے ادا کریگا

کراچی ۱۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان بنڈونگ میں منعقد ہونے والی افریشیائی کانفرنس کے اخراجات کے لئے اپنے حصے کے طور پر ۲۰ لاکھ روپے ادا کرے گا۔ کانفرنس کے جملہ اخراجات وہ پانچ ممالک برداشت کریں گے۔ جو اس کے داعی تھے ابھی تک ان اخراجات کا حتمی تخمینہ نہیں لگایا گیا۔ لیکن خیال ہے۔ کہ پاکستان کو ۲۰ لاکھ روپے یا اس سے کچھ زیادہ ادا کرنے ہوں گے۔

تحریک پختونستان پر

لندن ٹائیمز کا تبصرہ

لندن ٹائیمز نے اپنے اداریے میں افغانستان کے رویے کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ افغانستان کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہمسایہ مسلمان ملک کے ساتھ تعاون کرے۔ اور پُرامن طور پر رہے۔ افغانستان میں پاکستانی پرچم کی توہین اور اس کے قونصل خانوں اور سفارت خانے میں وہاں کے عوام نے لوٹ مچائی۔ جس کے لئے پاکستان نے اس کی مناسب تلافی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ پاکستان اپنے ہمسایہ افغانستان کے ساتھ پُرامن طور پر رہنا چاہتا ہے۔ پاکستان اپنے اس موقف پر برابر قائم ہے۔ کہ یہ پختونستان کے مسئلہ پر کسی قسم کی بات چیت نہیں کرے گا۔ اور اگر کابل حکومت نے اس کو ختم نہ کیا۔ تو حالات کے اور بگڑ جانے کا خطرہ ہے۔ اور یہ ڈھونگ بھی صرف اسی وقت تک چل سکتا ہے۔ جبکہ اس کا پراپیگنڈا کرنے والوں کو تنخواہ ملتی رہے حقیقت یہ ہے۔ کہ قبائلی لوگ اب قطعاً افغانستان کے حامی نہیں ہیں۔

سانحۂ گجرات کے متعلق سی آئی ڈی کی رپورٹ

لاہور ۱۹ مئی۔ گجرات میں بے کس خاتون حسین بی بی کی موت کا جو حادثہ ہوا تھا اس کے متعلق سی۔ آئی۔ ڈی نے جو رپورٹ پیش کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں اخباروں کی اطلاعات کو گمراہ کن اور مبالغہ آمیز قرار دیا گیا ہے۔ اور اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ وہ پاگل تھی اور طبعی موت مرگئی۔

دواخانہ طبِ جدید چالیس سال سے ملک کی خدمت کر رہا ہے ادویات زود اثر قلیل الخوراک اور ارزاں ہیں فہرست ادویہ مفت منیجر دواخانہ طبِ جدید ربوہ جھنگ

حصے خریدئیے!

اپنے سرمایہ کو محفوظ کرکے خاطر خواہ نفع اٹھائیے۔ مزید تفصیلات پتہ ذیل سے دریافت فرمائیں

المشتہر

ریڈیمنٹ ٹریڈرز، جی ۴ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

درخواست دعاء

میری بڑی لڑکی نے امسال ایف۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسارہ۔ اہلیہ مرزا مولا بخش صاحب فیض باغ لاہور

فروختِ حصص

انشیورنس کمپنی کے ۸۰۰/- کے حصص بعض عزیز فروخت کرنا چاہتے ہیں سو روپے کا حصہ ۹۵/ روپے میں لے گا۔ احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں!

پیر معین الدین ربوہ

تازہ ترین پیشکش

اگر آپ کو دائمی نزلہ ہو گیا ہے۔ نزلہ رکنے میں نہیں آتا۔ دماغ اور حافظہ دن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ بہت سے علاج کروائے مگر فائدہ نہ ہوا۔ آخر مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ مرض نسیان کا عارضہ ہو گیا کہیں رکھی ہوئی چیز یا کی ہوئی بات یاد نہیں رہتی تو آؤ آج آپ کی مندرجہ بالا بیماری کا بہترین علاج آپ کو دیں۔ جو تمام شکایات دماغ رفع کرنے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے وہ کیا ہے؟ وہ ہے "برین ٹانک" (Brain Tonic) آج ہی خط لکھ کر بذریعہ وی پی طلب کریں۔ ختم ہو جانے پر آپ کے آرڈر کی تعمیل جلدی نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ ایک نایاب دوا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ روپیہ علاوہ محصولڈاک وخرچہ جات

سرتاج شفاخانہ پی او بدومتہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ

خارش کا شرطیہ علاج

فی پیکٹ دس آنے علاوہ محصول ڈاک

حکیم عبدالعزیز دواخانہ طب جدید چک چٹھہ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

براہ مہربانی ہمارے مشتہرین سے خط وکتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

پیرامونٹ ہیئر آئل گرتے بالوں کو روکتا ہے ملنے کا پتہ پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

سرمہ ممیرا خاص

بڑی محنت اور لمبے تجربہ کے بعد تیار کیا گیا ہے۔ بڑے بڑے ڈاکٹر اس کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں اس کا چند روزہ استعمال آپ کی سب سے زیادہ قیمتی چیز آنکھ کی حفاظت کرتا ہے۔ ککرے۔ جالا۔ دھند۔ خارش۔ پانی بہنا۔ کمزوری نظر وغیرہ امراض کا بےنظیر علاج ہے

قیمت فی تولہ ۳/ ۲ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۵/

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

اسلام کا عظیم الشان نشان

احمدیت کے مختلف مسائل کے متعلق خود بانی سلسلہ احمدیہ کے اصل فیصلہ کن مضامین کی کتاب جس کے ذریعہ تمام جہان کے مسلمانوں پر احمدیت کی حجت پوری ہو جاتی ہے کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حبِ اطہر اور دستور اسقاطِ حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

موتی سرمہ

خارش۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ دھند غبار۔ پلکیں گرنے کیلئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

نور کیمیکل فارمیسی ۳ دیال سنگھ منشن مال روڈ لاہور

"الفضل" کا خطبہ نمبر خود بھی منگوائیں! اور اپنے ملنے جلنے والوں کے نام بھی جاری کرائیں! ۔ قیمت صرف پانچ روپے سالانہ

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

شربت شیراز

موسم گرما کا بےنظیر تحفہ ایک ایک قطرہ آب حیات کا کام کرتا ہے جو قیمتی اجزاء روح کیوڑہ۔ روح گلاب۔ روح بید مشک۔ کہربا وغیرہ ڈال کر تیار کیا گیا ہے۔ شربت پیاس اور گرمی کو دور کرکے دل کو طاقت۔ دماغ کو فرحت اور تسکین دیتا ہے

تیار کردہ امپیریل کیمیکل کمپنی ربوہ

نئے دانت بنوانے۔ بغیر درد کے نکلوانے۔ یا دانتوں کی دیگر امراض کے متعلق صحیح مشورہ حاصل کرنے کے لئے ہمارے تجربہ سے فائدہ اٹھائیں؛ ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز چنیوٹ نزد صدر چنگی